RDPI
Rural Development Policy Institute
پالیسی ادارہ برائے دیہی ترقی

'پاکستان میں چھتوں پر نصب ہونے والے سولر پی وی کے فروغ کے لئے معاشی امکانات'

سٹڈی کا خلاصہ

تعارف

پاکستان کا شمار دنیا کےاُن ممالک میں ھے جہاں قومی آبادی کی ایک بڑی اکثریت بجلی کی فراھمی سے محرُوم ھے جب کہ دوسری جانب شمسی توانائی کی فوٹو وولٹیک (پی وی) ٹیکنالوجی کے ذریعے نچلی سطح پر بجلی پیدا کر کے اسے قومی گرڈ کو فراھم کرنے کے خاطر خواہ امکانات موجُود ھیں۔ ملک میں بجلی کی محدود فراھمی، لوڈ شیڈنگ اور گرڈ کے ذریعے فراھم کی جانے والی مہنگی بجلی جیسے متعدد ادارہ جاتی ناکامیوں اور مسائل کی وجہ سے شمسی فوٹو وولٹیک نظام کی طلب میں کافی اضافہ ہُوا ہے۔ تاہم ملک میں اب تک شمسی پی وی ٹیکنالوجی کا استعمال محدود ہے۔

پالیسی ادارہ برائے دیہی ترقی (آر ڈی پی آئی) کی طرف سے شائع ہونے والی یہ تحقیقی رپورٹ چھتوں پر نصب ہونے والے شمسی تونائی کے چھوٹے پی وی یُونٹ کے لئے فراھم کی جانے والی مالی معاونت سے جڑے پالیسی اور ادارہ جاتی مسائل اور رکاوٹوں کا احاطہ کرتی ھے۔ رپورٹ میں چھوٹے پیمانے پر شمسی توانائی کے فروغ سے متعلق قرضوں کی فراھمی اور بزنس ماڈلزکی کمزوریوں کے ساتھ ساتھ شمسی توانائی اور قابل تجدید توانائی کو فروغ نہ دینے سے جڑے مسائل اور خطرات کی نوعیت، شدت اور دائرہ کار کابھی کا جائزہ لیا گیا ھے۔ رپورٹ میں فراھم کئے جانے والے حقائق شمسی توانائی کے فروغ کے لئے مالی اعانت اور قرضہ جات فراھم کرنے والے اداروں کے متعلقہ حکام کے تفصیلی انٹرویوز پر مبنی ھیں۔

اس تحقیقی رپورٹ میں اسٹیٹ بینک آف پاکستان کی 'قابل تجدید توانائی کے لئے اسٹیٹ بینک فنانسنگ اسکیم' کا بھی تجزیہ کیا گیا ہے۔ متذکرہ سکیم کم شرح سود پر شمسی توانائی اور ہوا سے پیدا ہونے والی ٹیکنالوجی کے لئے قرضے اور فنانسنگ فراہم کرتی ہے۔ جس کا مقصد پاکستان کی ماحولیاتی تبدیلی سے نمٹنا اور قابل تجدید توانائی کے استعمال کو آسان بنانا ہے۔ کچھ دوسرے بینک بھی اپنی آزادانہ طور پر ڈیزائن کردہ اسکیموں یا مختلف شرائط کے ساتھ باقاعدہ مالی اعانت کے تحت اسی طرح کے قرضے فراہم کر رہے ہیں۔ اسٹیٹ بینک آف پاکستان کی قرض دینے کی سہولت کے باوجود شمسی توانائی کی مالی معاونت ابھی ابتدائی حالت میں ہے اور اس میں کئی ڈیمانڈ سائیڈ اور سپلائی سائیڈ رکاوٹیں ہیں۔ ہمارا تجزیہ اسٹیٹ بینک اسکیم کے *زمرہ دوم* کے سلسلے میں موجودہ صورتحال کی عکاسی کرتا ہے- جو چھوٹے پیمانے اور چھت پر شمسی نظام (1 میگاواٹ تک کے نظام) کا احاطہ کرتا ہے۔ ہم نے خاص طور پر معاشرے کے مختلف گروہوں کے درمیان اسٹیٹ بینک کی اسکیم کے فوائد کے زیادہ منصفانہ پھیلاؤ کو کمزور کرنے والی کچھ رکاوٹوں اور چیلنجوں کا تازہ ترین جائزہ فراہم کیا ہے، جنہیں فوری توجہ کی ضرورت ہے۔ اور اس بات کا بھی تنقیدی جائزہ لیا گیا ہے کہ پاکستان میں مختلف کاروباری ماڈل *کیسے اور کیوں* سامنے آنے میں ناکام رہے ہیں۔

نتائج

یہ تجزیہ شمسی توانائی کی مالی معاونت کے منظر نامے کی غیر مساوی تصویر پیش کر رہا ہے، جو مٹھی بھر معاشرے کی طرف بھاری طور پر جھکا ہے جو اہلیت کو پورا کر سکتا ہے۔ مندرجہ ذیل اہم نتائج اور نتائج کا خلاصہ ہے:

اسٹیٹ بینک کی جانب سے آر ای اسکیم میں محدود اضافہ: *اسٹیٹ بینک کی جانب سے آر ای اسکیم* کے تحت مجموعی طور پر 28 بینکوں/ ترقیاتی مالیاتی اداروں کو حدود مختص کی گئی ہیں۔ تاہم ہمارے نتائج کے مطابق اس وقت صرف 13 بینک اس اسکیم کے تحت قرضوں کو آگے بڑھا رہے ہیں اور کمرشل بینکوں کی صرف محدود شاخیں ہی یہ خدمات فراہم کر رہی ہیں جس کی وجہ سے صارفین کو رش کی وجہ سے پریشانی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔[1]

2. محدود دائرہ کار — موجودہ سماجی تکنیکی نظام میں متعدد ڈیمانڈ سائیڈ اور سپلائی سائیڈ رکاوٹیں موجود ہیں، جو مالیات کے حصول میں مشکلات پیدا کرتی ہیں۔ بینکوں نے شمسی قرض دینے کی نمایاں خصوصیات کو 'سیکوریٹیائزیشن (Securitization)' کے لحاظ سے اس طرح ڈیزائن کیا ہے کہ یہ اپنی اہلیت کی گنجائش کو مٹھی بھر معاشرے تک محدود کر دیتا ہے۔ اس سے اس اسکیم کے مساوی فوائد کو نقصان پہنچتا ہے۔ مزید برآں، چند مالیاتی ادارے بھی 'تمام علاقوں'، 'آف گرڈ سیکٹر' اور شمسی توانائی سے متعلق کچھ آلات جیسے 'بیٹریوں batteries' کو قرضے فراہم نہیں کر رہے ہیں۔

3. بینکوں کے خدشات — زیادہ تر تجارتی بینک، سرمایہ کاری کے زیادہ متوقع خطرے، کم منافع اور پروسیسنگ ایپلی کیشنز کی انتظامی لاگت وغیرہ کی وجہ سے چھوٹے پیمانے پر سولر سسٹم سے محتاط رہتے ہیں۔

4. کم آگاہی اور مانگ — مجموعی طور پر سولر پی وی فنانسنگ کے بارے میں عام علم عوام میں کافی کم ہے۔ دستیاب فنانسنگ آپشنز کے بارے میں صارفین کی آگاہی بڑھانے کی کوئی ٹھوس کوششوں نہ ہونے کی وجہ سے، عوام میں اس کی مانگ کم ہے۔

5. پیچھے رہ جانے والے کاروباری ماڈل — پاکستان میں نہ صرف ابھرتے ہوئے OPEX ماڈلز کی عدم موجودگی ہے بلکہ اس سے متعلقہ لٹریچربھی موجود نہیں ہے، اس 'غیر موجودگی' سے ملک میں 'bottom up انرجی ٹرانزیشن' کے پاس موجود دیگر بے پناہ امکانات کافی حد تک سست ہو جاتے ہیں۔ کسی بھی مطلوبہ منتقلی کے لئے اس بات پر گہرے تجزیے کی ضرورت ہوتی ہے کہ کس طرح اختراعی کاروباری نمونوں کو وسیع تر bottom up توانائی سرمایہ کاری کے ساتھ ہم آہنگ کیا جاسکتا ہے تاکہ یہ یقینی بنایا جا سکے کہ کمیونٹی میں شمسی پی وی کے استعمال میں مزید تاخیر نہ ہو۔

6. گھریلو سطح پر OPEX کاروباری ماڈلز کو اختیار نہ کرنا *- فی الحال کوئی بھی شمسی کمپنی بہت سی رکاوٹوں اور آگاہی کی کمی کی وجہ سے* گھریلو سطح پر OPEX بزنس ماڈل استعمال نہیں کر رہی ہے۔

[1] **زمرہ دوم** جون 2021 تک چھوٹے قرض داروں کو مجموعی طور پر 21 فنانشل انسٹی ٹیوٹ نے فنانسنگ میں توسیع کی ہے۔۔ چونکہ ہمارے تجزیے میں ڈی ایف آئی کو شامل نہیں کیا گیا تھا، اس لئے یہاں دکھائے گئے اعداد و شمار صرف تجارتی بینکوں اور مائیکرو فنانس انسٹی ٹیوٹ کا احاطہ کرتے ہیں۔

7. شمسی کمپنیوں کی تشویش — اکثریتی شمسی کمپنیاں زیادہ متوقع مالی خطرے، سرمایہ کاری پر کم منافع، طویل ادائیگی کی مدت اور ٹیکنالوجی کی تبدیلی وغیرہ کی وجہ سے گھریلو سطح پر OPEX کاروباری ماڈل اپنانے سے گریزاں ہیں۔

نتیجہ

قابل تجدید توانائی کے لئے اسٹیٹ بینک فنانسنگ اسکیم، غیر مرکوز قابل تجدید توانائی منتقلی کے لئے سرمایہ مختص کرنے میں اہم کردار ادا کرے گی۔ تاہم اس کی کامیابی کا پیمانہ متعلقہ اداروں کے درمیان اس کے 'پھیلاؤ' کے ساتھ ساتھ ان اداروں کی جانب سے قرض دینے کے طریقوں پر منحصر رہے گا۔ اس کی بنیاد پر اس سہولت کے تحت شمسی پی وی فنانسنگ میں حائل رکاوٹوں کو مکمل طور پر مربوط کرنے اور ان پر قابو پانے کے لئے مزید کام کی ضرورت ہے۔ ایک ایسا ماڈل، جو منافع کی پیداوار یا تحفظ کے بجائے ماحولیاتی اور سماجی طور پر جامع تبدیلی پر زیادہ زور دیتا ہے، وقت کی ضرورت ہے۔ OPEX کاروباری ماڈل پاکستان کی جانب سے چھت پر شمسی توانائی کو فوری طور پر اپنانے میں بھی اہم ہو گا۔ تاہم اس کی کامیابی کے پیمانے کا تعین اس کے 'متعلقہ اداروں میں پھیلاؤ' کے ساتھ ساتھ بینکوں کی 'قرض دینے کی پالیسیوں' سے کیا جائے گا۔ کسی بھی مطلوبہ منتقلی کے لئے جدید OPEX کاروباری ماڈلز کی حوصلہ افزائی پر بھی اصلاحات کی ضرورت ہے تاکہ کمیونٹی میں شمسی پی وی کے اضافے میں مزید تاخیر نہ ہو۔ اس کے مطابق آپریشنل شمسی قرض دینے کے طریقوں اور کاروباری ماڈل کی بڑی توجہ کو جامع تبدیلی کے ان مقاصد کی طرف مربوط کرنے کی ضرورت ہے۔

طریقہ کار

رپورٹ کو مجموعی طور پر دو حصوں میں تقسیم کیا گیا تھا۔ پہلے دو مقاصد شمسی پی وی قرض دینے کے سلسلے میں چیلنجوں کی تحقیقات کرتے ہیں جبکہ دوسرا حصہ OPEX کاروباری ماڈل کے سلسلے میں رکاوٹوں کی تحقیقات کرتا ہے۔ ہم نے مندرجہ ذیل حقائق کی تلاش کے لیے (1)ایس بی پی آر ای فنانسنگ سکیم کو محدود اپنانے کے ذمہ دار عوامل (2) سکیم کے تحت فنانسنگ حاصل کرنے میں رکاوٹیں / مشکلات (3) گھریلو سطح پرOPEX بزنس ماڈل کو اپنانے میں رکاوٹیں / مشکلات کی تحقیقات کے لئے وسیع پیمانے پر تحقیق کی۔